ماہنامہ

نئی دہلی

منادی

بارگاہِ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی کا



ایڈیٹر
خواجہ حسن ثانی نظامی

معاون مدیر

خواجہ سید مہدی نظامی

منادیاً ینادی للایمان

بارگاہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

محبوب الٰہیؒ سے ایمان اور امن کی ندا دینے والا

اور ان کے جانشین

امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کی یادگار

منادی

ماہنامہ — نئی دہلی

درگاہ شریف اور منادی کے بارے میں خط و کتابت کرنے اور قیمت جمع کرانے کا پتہ:
خواجہ حسن ثانی نظامی
ڈاکخانہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

سالانہ قیمت	پندرہ روپے
غیر ممالک سے	تین پونڈ
فی پرچہ	ایک روپیہ ۵۰ پیسے

منادی ۲۶ ویں سال جاری ہے | یہ انسٹیٹیوشن جلد (۲۶ - ۱۹۸۲) کا چھٹا شمارہ ہے

فہرست

سرخ لکیر

عنوان کے نیچے ایک سرخ لکیر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ادا کردہ منادی کی اس شمارے ختم ہوگئی اور دو لکیروں کا مطلب یہ ہے کہ آیندہ شمارے سے ختم ہو جائے گی، جلد منی آرڈر بھیج کر ممنون فرمائیے یا وی پی کی اجازت دیجیے۔ وی پی میں آپ کے تین روپے پچیس پیسے زائد خرچ ہوں گے

(منیجر)

پیدا ہونے سے انکار

(از حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی)

جب میں اپنے خاکی وجود سے حس اور تمیز کو باہر لے آتا ہوں تو مجھ کو اپنے جسم اور کائنات کے تمام اجسام کے عجیب و غریب تماشے دکھائی دیتے ہیں میں ان کو دیکھنا نہیں کہہ سکتا۔ وہ صرف سنائی دیتے ہیں۔ کیونکہ جسم سے جدا ہو کر حس باطن کی آنکھیں باقی نہیں رہتیں۔ وہ کان ہی سے سنتا ہے کان ہی سے دیکھتا ہے۔ اور کان ہی سے بولتا ہے۔ ایک روز بلا ارادہ اپنے حس کو وجود سے باہر پانے لگا اور میں نے اس کو کہتے سنا۔

" یہ دنیا بہت بری جگہ ہے۔ اس میں کوئی روح آنا نہیں چاہتی، اور جب فطرت اس کو مجبور کرتی ہے کہ زندگی کی چادر چہرے پر ڈال تو شدت سے انکار کرتی ہے، مگر اس کا انکار بے بس رہ جاتا ہے اور فطرت زبردستی اس کو دنیائی زندگی میں دھکیل دیتی ہے۔"

عورت کے جب بچہ پیدا ہونے لگتا ہے تو اسے کو درد زہ کی اذیت میں موت کا مزہ آجاتا ہے اور یہ روح ہی کا انکار ولادت کی وجہ سے ہوتا ہے، اور جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ روتا ہے کیونکہ روح اس جبریہ تولید پر نالہ وزاری کرتی ہے

بچہ دینے والے جانوروں کا بھی یہی حال ہے اور جو جانور انڈے دیتے ہیں اور انڈوں سے بچہ نکلنے کا وقت آتا ہے تو بھی یہی کشمکش پیش آتی ہے بلکہ فطرت روح کو حکم دیتی ہے کہ خود اپنی چونچ سے انڈا توڑ، اور دنیا میں قید ہو۔ گویا مقتول ہی سے اس کی قبر بھی کھدوائی جاتی ہے۔

وہ دیکھو امریکہ کے ایک علاقہ میں تعجب ہو رہا ہے کہ درخت کے پتہ سے انڈوں کا ایک گچھا گرا اور انڈے ناچنے لگے۔ یہ انڈے خشخاس کے دانوں کی طرح چھوٹے چھوٹے تھے۔ مگر ان کے اندر سے ایسی آواز آرہی تھی گویا کوئی بے قرار چیخ رہا ہے۔ انھوں نے خیال کیا کیڑے دنیا میں آنے کی خوشی کا گیت گا رہے ہیں حالانکہ وہ ماتم کر رہے تھے۔ اور چیخ چیخ کر کہتے تھے کہ ہمیں اس دنیا میں قید نہ کرو جہاں غفلت کی دوزخ میں جلنا پڑتا ہے۔

یہ سنتے سنتے میں اپنے حس کی بیرونی آواز سے غافل ہو گیا۔ کیونکہ گھنٹہ نے دس بجائے، اور غفلت نے مجھ کو ہوشیاری کی نیند سے جگایا۔ روح کی نسبت جو سنا تھا وہ یاد آگیا۔ یہ ترک اور سنیاس کی اصطلاح میں صحیح مان لیا جائے تو عجب نہیں۔ مگر لذت حیات کی مشغولیت میں کوئی شخص اس کو درست نہ مانے گا کہ روح پیدا ہونے سے انکار کرتی ہے کیونکہ انکار کے لیے غیریت ضروری ہے اور روح فطرت اور خالق فطرت سے غیر نہیں ہے۔

دنیا تو بہت ہی مزیدار چیز ہے۔ یہ نہ ہو اس کی غفلت نہ ہو، اس کے نشے اور خمار نہ ہوں تو روح کو اپنی وہ ازلی آزادی کیونکر محسوس ہو سکے جس میں وہ روز ازل سے پہلے مبتلا تھی۔

اصل میں جو چیز روح کا نوحہ و گلہ خیال کی جاتی ہے وہ اس کا خندۂ مخصوص ہے، اور احساس شادمانی ہے وہ خوشی سے بے قرار ہو کر قفس حیات میں آئی ہے، اور ہمارے جسم کو اپنی روحانی آواز سنا کر زندگی کو مغموم بنانا چاہتی ہے تاکہ ہم سرود بندلیت کی مستیوں میں خدا کے

رسولِ خدا صلعم کے اہل بیت علیہم السّلام کے

مناقب اور فضائل

مباہلہ کا واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم (یعنی بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو) تو رسول اللہ صلعم نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور فرمایا۔ اے اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم)

اہل بیت کی فضیلت حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم ایک روز صبح کے وقت ایک سیاہ نقش دار کملی اوڑھے باہر تشریف لائے (غالباً صحن مکان میں) کہ آپ کی خدمت میں حسن بن علیؓ حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کملی کے اندر بٹھا لیا پھر حسینؓ آئے ان کو بھی آپ نے کملی کے اندر بٹھا لیا۔ پھر فاطمہؓ آئیں آپ نے ان کو بھی کملی میں بٹھا لیا۔ پھر علیؓ آئے اور آپ نے ان کو بھی کملی کے اندر داخل کر لیا اور یہ آیت پڑھی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیراً (یعنی اے اہل بیت خداوند تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گناہوں کی ناپاکی کو دور کر دے اور تم کو پاک و صاف کر دے۔ (مسلم)

ابراہیمؑ کی وفات کا واقعہ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا جنت میں اس کے لیے دودھ پلانے والی ہے (بخاری)

ایضاً حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہم رسول خدا صلعم کی بیویاں آپؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں (یعنی مرض موت میں) ان کی چال ہیئت و رفتار مخفی نہ تھی بالکل رسول اللہ صلعم سے مشابہ تھی۔ جب رسول اللہ صلعم نے فاطمہؓ کو دیکھا تو فرمایا میری بیٹی مرحبا۔ اس کے بعد ان کو بٹھایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں۔ فاطمہؓ رونے لگیں اور زار زار رونے لگیں، جب آپؐ نے ان کو بہت رنجیدہ پایا تو پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں اور اب کی مرتبہ وہ ہنسنے لگیں پھر جب رسول اللہ صلعم وہاں سے تشریف لے گئے تو میں نے فاطمہؓ سے پوچھا تم سے رسول اللہ صلعم نے کیا باتیں کیں۔ فاطمہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلعم کے راز کو افشاں کرنا پسند نہیں کرتی۔ پھر جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ میں تم کو اس حق کا واسطہ اور قسم دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ تم مجھ کو اس راز سے آگاہ کر دو جو رسول اللہ صلعم نے تم پر ظاہر کیا تھا حضرت فاطمہؓ نے کہا اب اس راز کو ظاہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے پہلی بار مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ جبرئیل سال بھر میں مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ اب کی مرتبہ

سال میں دو بار دور کیا ہے میرا خیال ہے میری موت کا وقت آ گیا ہے۔ پس اے فاطمہؓ تو خدا سے ڈرتی رہ۔ اور صبر کو اختیار کر (خصوصاً میری وفات پر) اس لیے کہ میں تیرے لیے بہترین پیش رو ہوں' یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر جب رسول اللہ صلعم نے مجھ کو زیادہ مضطرب اور بے صبر پایا تو دوبارہ مجھ سے باتیں کیں۔ اور اس مرتبہ یہ فرمایا کہ اے فاطمہؓ کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تجھ کو بہشت کی ساری عورتوں کا سردار بنا دیا جائے یا تو سارے مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو جائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی مرتبہ آپؐ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپؐ اسی بیماری میں وفات پا جائیں گے۔ یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر آپؐ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپؐ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں ہی آپؐ سے جا کر ملوں گی تو میں خوش ہو گئی اور ہنسنے لگی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت فاطمہؓ کی فضیلت } حضرت مسعود بن مخرمہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس شخص نے فاطمہؓ کو غضبناک کیا اس نے مجھ کو غضبناک کیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اضطراب میں ڈالتی ہے مجھے وہ چیز جو فاطمہؓ کو اضطراب میں ڈالتی ہے اور تکلیف دیتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہؓ کو تکلیف دیتی ہے۔

(بخاری و مسلم)

خم غدیر کا خطبہ } حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلعم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر مقام خم کے چشمہ یا پانی پر جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ خطبہ دیا۔ اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر لوگوں کو نصیحت کی اور ثواب و عذاب کو یاد دلایا اور اس کے بعد فرمایا حمد و ثنا کے بعد اے لوگو! آگاہ ہو کہ میں بھی تمہارے ہی مانند ایک آدمی ہوں۔ (فرق صرف اتنا ہے کہ میرے پاس وحی آتی ہے) اور وہ وقت قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ (موت) آئے اور میں خداوند تعالیٰ کے حکم کو قبول کر لوں (یعنی دنیا سے رخصت ہو جاؤں) میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے تم خدا کی کتاب کو مضبوط پکڑو۔ اور اسی پر مضبوطی سے قائم رہو اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے قرآن مجید کی طرف لوگوں کو کافی رغبت دلائی۔ اور اس کو مضبوط پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے خوب ابھارا پھر فرمایا اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تم کو خدا سے ڈراتا اور خدا کو یاد دلاتا ہوں کہ تم میرے اہل بیت کو نہ بھولنا۔ ہاں میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق کو نہ بھولنا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا خدا کی کتاب خدا کی رسی ہے جو شخص خدا کی کتاب کی اطاعت کرے گا راہ راست پر رہے گا اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو گا۔ (مسلم)

عبداللہ بن جعفر کی فضیلت } حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ جب عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ کو سلام کرتے تو اس طرح سلام کرتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین (یعنی دو بازوؤں والے کے بیٹے تجھ پر سلامتی ہو) ذوالجناحین حضرت جعفرؓ کا لقب تھا (بخاری)

حسنؓ کے لیے دعا } حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو دیکھا کہ حضرت حسنؓ بن علیؓ آپ کے کاندھے پر تھے اور آپؐ یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں

تو بھی اس سے محبت کر (بخاری و مسلم)

ایضاً } حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے۔ کیا یہاں لڑکا ہے۔ یعنی حسنؓ۔ تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حضرت حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے۔ اور آپؐ بھی ان سے لپٹ گئے۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ (بخاری و مسلم)

امام حسنؑ کی فضیلت } حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو اس حال میں منبر پر بیٹھے دیکھا کہ حسنؓ بن علی علیہم السلام آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن بن علیؑ کی جانب۔ اور فرماتے تھے۔ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کا اختلاف دور کرا دے۔ یعنی دو فرقوں کے درمیان صلح کرا دے۔ (بخاری)

حسنؑ اور حسینؑ کی فضیلت } حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعمؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی عراقی شخص نے پوچھا کہ اگر حج کا احرام باندھنے والا مکھی کو مار ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا عراق کے لوگ مجھ سے مکھی کے مار ڈالنے کا حکم دریافت کرتے ہیں حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلعم کی بیٹی کے بیٹے کو مار ڈالا حالانکہ ان کے حق میں رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا تھا کہ یہ دونوں (یعنی حسنؑ اور حسینؑ) میری دنیا کے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

حسنؑ اور حسینؑ حضورؐ کے مشابہ تھے } حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علی سے زیادہ رسول اللہ صلعم کے مشابہ کوئی شخص نہیں تھا۔ اور حسینؑ کی نسبت بھی انسؓ نے یہ کہا کہ وہ بھی رسول صلعم کے مشابہ تھے۔ (بخاری)

اہل بیت کی فضیلت } حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز رسول اللہ صلعم کو اس حال میں دیکھا کہ آپؐ اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے میں نے سنا آپؐ یہ فرما رہے تھے۔ لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ چیز ایک تو خدا کی کتاب ہے اور میرے اہل بیت میں سے میری عترت (یعنی جدی اولاد)۔ (ترمذی)

اہل بیت کی فضیلت } حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں تمہارے درمیان دو چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم ان کو مضبوط پکڑے رہے اور ان پر عامل رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اور یہ دو چیزیں ہیں جن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے یعنی خدا کی کتاب مانند ایک رسی کے ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلائی گئی ہے۔ اور دوسری چیز میری عترت ہے۔ میرے اہل بیت میں سے اور خدا کی کتاب۔ اور میری عترت (قیامت کے دن ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوض پر آئیں گی پس تم دیکھو کہ میرے بعد تم دونوں چیزوں کے کیا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

ایضاً } حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی نسبت فرمایا جو شخص ان لوگوں سے لڑے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس سے صلح رکھنے والا ہوں (ترمذی)

علیؑ و فاطمہؑ سے محبت } حضرت جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں

میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ صلعم کو کس شخص سے سب سے زیادہ محبت ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہؓ سے۔ پھر میں نے پوچھا اور مردوں میں انھوں نے کہا ان کے شوہر سے (ترمذی)

اہل بیت کو نہ ستاؤ عبد المطلب بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عباسؓ غصے میں بھرے ہوئے آئے۔ رسول اللہ صلعم نے ان سے پوچھا کس چیز نے تم کو غضبناک بنایا۔ عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے (یعنی بنو ہاشم کے) اور قریش کے درمیان کیا (بیگانگی) ہے کہ جب وہ (یعنی قریش) آپس میں ملتے ہیں تو نہایت بشاش چہرے سے ملتے اور جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلعم غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ غصہ سے آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جس شخص کے دل میں ایمان پایا جائے گا وہ تم کو (یعنی اہل بیت کو) خدا اور خدا کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دوست رکھے گا۔ یعنی تم سے محبت کرے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا لوگو! جو شخص میرے چچا کو ستائے گا اس کے حق میں برا ہوگا۔ اس لیے کہ چچا باپ کے مانند ہوتا ہے (ترمذی)

حسنؓ اور حسینؓ جنتیوں کے سردار ہیں

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے یہ حسنؓ اور حسینؓ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

حسنؓ اور حسینؓ کے لیے دعا حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے حسنؓ اور حسینؓ میری دنیا کے دو پھول ہیں (ترمذی)

حسنؑ اور حسینؑ کا بلند مقام حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رات کو نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی صلعم گھر کے اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ ایک چیز کے اندر لپٹے ہوئے تھے جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر جب آپؐ سے میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا اور اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا حضورؐ یہ آپ کیا چیز لیے ہوئے ہیں۔ آپ نے اس چیز کو کھولا تو وہ حسنؓ اور حسینؓ تھے جو آپ کے دونوں کولھوں پر یا بغلوں میں تھے اور آپ پر چادر ڈال لی تھی۔ اور پھر آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت کر۔ (ترمذی)

شہادتِ حسینؓ کی خبر حضرت سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی بیوی ام سلمہؓ کے پاس آئی وہ اس وقت رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیوں روتی ہو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو خواب میں اس حالت (میں) دیکھا کہ آپ کے سر اور داڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہوا آپ خاک آلودہ کیوں ہیں آپ نے فرمایا میں ابھی حسینؓ کے قتل میں موجود تھا (یعنی ان کی شہادت کے واقعہ کو دیکھ رہا تھا) (ترمذی یہ حدیث غریب) ہے۔

حسینؓ کی فضیلت حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھا

گیا۔ اہل بیت میں آپ کو کون شخص سب سے زیادہ پیارا ہے۔ آپؐ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ۔ رسول اللہ صلعم حضرت فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ۔ پھر آپؐ حسنؓ اور حسینؓ دونوں کے جسم کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگاتے (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

ایضاً حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ہمارے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آگئے جو اس وقت سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے اور چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلعم منبر سے اترے اور دونوں بچوں کو گود میں اٹھا لیا اور پھر اپنے سامنے دونوں کو بٹھا کر فرمایا خداوند تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں (یعنی آزمائش کی چیزیں ہیں) میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور گر گر پڑتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو قطع کر دیا اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

ایضاً حضرت یعلی بن مرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔ جس نے حسینؓ سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی اور حسینؓ سبط ہے اور سبط میں سے (یعنی میری بیٹی کا بیٹا ہے) (ترمذی)

حسینؓ حضورؐ سے مشابہ ہیں حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ حضورؐ صلعم سے بہت مشابہ ہیں (یعنی شکل و صورت میں) سر سے لے کر سینہ تک (حسنؓ رسول اللہ سے بہت مشابہ ہیں) اور حسینؓ حضور صلعم کے زیریں حصہ سے بہت مشابہ ہیں (ترمذی)

فاطمہؓ جنت میں عورتوں کی سردار ہیں حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے کہا مجھ کو اجازت دیجیے کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ مغرب کی نماز جا کر پڑھوں، اور حضور صلعم سے درخواست کروں کہ وہ میرے اور تمہارے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا مغرب کی نماز آپؐ کے ساتھ پڑھی پھر نوافل پڑھے اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی پھر جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپؐ نے میرے قدموں کی آواز سن کر پوچھا کون ہے کیا تو حذیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کیوں کیا کام ہے۔ خدا تجھ کو اور تیری ماں کو بخشے دیکھ یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے میرے پاس حاضر ہونے اور سلام کرنے کی اجازت چاہی تھی چنانچہ اس کو اجازت مل گئی۔ اس فرشتے نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ اور حسینؓ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔

(ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

ایک واقعہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے لڑکے! کیسی اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے نبی صلعم نے فرمایا اور وہ سوار بھی تو اچھا ہے (ترمذی)

حسنؓ حضورؐ سے بہت مشابہ تھے حضرت عقبہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی (یعنی اپنے عہد خلافت میں) پھر آپ ٹہلنے کو چلے، آپ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے کہ ابوبکرؓ نے حضرت حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا ان کو آپ نے اٹھا لیا اور اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور کہا میرا باپ فدا ہو یہ نبی صلعم سے بہت مشابہ ہے علیؓ سے مشابہ نہیں، علیؓ یہ سن رہے اور ہنس

رہے تھے۔ (بخاری)

حسینؓ حضورؐ سے مشابہ تھے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین کا سر مبارک لایا گیا اور ایک طشت میں رکھا گیا عبید اللہ سر مبارک کو لکڑی سے جنبش دیتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ ان کے حسن میں ایک بات ہے (یعنی عجیب حسن پایا ہے) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے کہا خدا کی قسم! اہل بیت میں حسینؓ حضور صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ اس وقت آپ کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔ (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا ابن زیاد آپ کی ناک پر لکڑی مارتا جاتا۔ اور یہ کہتا جاتا تھا۔ اس طرح کا حسن میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا حسینؓ رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے)

حسینؓ کی پیدائش کی پیشنگوئی

حضرت ام فضل بنت حارثؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں آج رات بہت برا خواب دیکھا ہے۔ آپؐ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا وہ بہت سخت اور ناگوار خواب ہے آپؐ نے فرمایا وہ کیا ہے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے آپؐ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہؓ ایک لڑکا جنے گی جو تیری گود میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا پھر میں ایک روز نبی صلعم کی خدمت میں گئی اور حسینؓ کو آپؐ کی گود میں دے دیا پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اچانک میں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا بات ہے۔ آپؐ نے فرمایا ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے۔ انھوں نے مجھ کو بتایا کہ عنقریب تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ میں نے عرض کیا اس بیٹے کو؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے تھے جہاں قتل کیا جائے گا۔ اور وہ سرخ مٹی تھی (بیہقی)

قتل حسینؓ کی خبر

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز رسول اللہ صلعم خواب میں اس حال میں دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے اور آپؐ پریشان حال، غبار آلودہ ایک شیشی ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں جس میں خون بھرا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا ہے آپؐ نے فرمایا۔ یہ حسینؓ اور ان کے ہمراہیوں کا خون ہے جس کو میں صبح سے اس وقت تک اسی شیشی میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں خواب میں جو وقت رسول صلعم نے بتایا تھا میں نے اس کو یاد رکھا اور پھر دریافت کیا تو حسینؓ ٹھیک اسی وقت قتل کیے گئے تھے۔ (بیہقی۔ احمد)

اہل بیت سے محبت کرو

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تم خدا سے اس لیے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ اور مجھ سے اس لیے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ (ترمذی)

اہل بیت نوحؑ کی کشتی کی مانند ہیں

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے کعبے کے دروازہ کو پکڑ کر بیان کیا کہ میں نے نبی صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ آگاہ ہو کہ میرے اہل بیت تمہارے لیے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص کشتی میں سوار ہوا نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے رہ گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)